



<http://pakfunplace.blogspot.com>

پیش قدم



ہماری کتابیں ....

خوبصورت، معیاری

مولانا عبد الستار ایچی کے نام

جو مذہب و مسلک اور نسل و رنگ کے امتیاز سے بلند رہ کر کروڑوں  
ہم وطنوں کی سماجی خدمت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں اور جن کی خدمات  
کا حلقہ روز بروز پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے، میرے وطن کے راہنماؤ  
اور پیشواؤ! —

کیا ایچی سے بڑا محب وطن کوئی اور ہو سکتا ہے ....؟

# فہرست

۵  
۶  
۷  
۱۰  
۱۹  
۲۱  
۲۳  
۲۵  
۲۷  
۲۹  
۳۱

آغا زیہ  
نئی ہسپار  
نئے لوگوں کی عرشہ  
خلویر مسرت  
وطن کے لیے ایک منزل  
عطائے وقت مند  
قائد اعظم  
سحر کی اذان بیا  
باقی پاکستان  
نیا حرم مسجد  
قدیر وطن

۸۰	پتا مریخ ٹھنڈا سیہ
۸۳	نیا نمبر نامہ
۸۵	طراحی فنکار
۸۷	MADE IN PAKISTAN
۸۹	عورت / مرد
۹۱	رقص دوم
۹۳	نیا نمبر
۹۶	پہلی پہچان
۹۹	وطن سے اقرار دعا
۱۰۱	آقبالؔ
۱۰۳	خیر نامہ
۱۰۵	پودہ آگست
۱۰۸	یہ دن
۱۱۰	لذہ باور اسے وطن
۱۱۱	میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے
۱۱۳	ایک ہیں ہم زندگی بھر ایک رہنا ہے
۱۱۵	حرفِ اولیٰ و آخر قہقہہ شنائی

۳۳	نئی رتوں کا باغچہ
۳۵	چند خوبصورت اشعار
۳۷	پکے اور اشعار
۳۹	وطن کے لیے ایک گیت
۴۱	رقی نفسہ
۴۳	ایک اور ملی تراز
۴۵	خواہوں کا چمن
۴۷	مٹی ہلک رہی ہے
۴۹	سلام اسے مادہ وطن
۵۱	پاک ہوا بادل کے نام
۵۳	ہمارا ادیس
۵۵	روشنیوں کا میلہ
۵۷	عروجِ محسوس
۵۹	یاد کا موسم
۶۱	مے سے پیار سے لوگو
۶۳	رقصِ جمہور
۶۵	پاکستانی مزدور
۶۷	قومی تراز
۶۹	نئی کیلو گرافی
۷۱	آگ آگ پہچان
۷۳	۲۵ دسمبر کو یاد قائد
۷۵	قائد اعظمؒ کے حضور
۷۷	مجھے قیام پاکستان

## آغازیہ

تُو اک مچھول ہے پیارے وطن  
ہم ہیں تیری پس کھڑیاں

سانسوں میں دکا ہے تیری  
جذلوں میں جھنکار ہے تیری  
تیرے نام سے آنکھیں روشن  
دل میں چھوٹیں ٹھلجھڑیاں  
تُو اک مچھول ہے پیارے وطن  
ہم ہیں تیری پس کھڑیاں

دھیان میں جب تیری حرقی آئے  
 قدم قدم پر دیے جلائے  
 تیرے دزدل کے آگے  
 ماند ہیں تاروں کی طریاں  
 تو اک بھول ہے پیارے وطن  
 ہم ہیں تیری پسنگھڑیاں

تیری گود میں ہم نے پایا  
 چین ہزاروں برسوں کا  
 لاکھ صدی پر بھاری ہیں  
 تیرے پیار کی دو گھڑیاں  
 تو اک بھول ہے پیارے وطن  
 ہم ہیں تیری پسنگھڑیاں

## نئی بہار

نرنگر، ڈگر ڈگر نکھار ہی نکھار ہے  
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

چمن چمن صبا چلی، کھیر گیا سمن سمن  
 ہلکے اٹھنی کلی کلی، ہلا گلوں کو بانگین  
 اب اپنے باغ کی فضا بہت ہی خوشگوار ہے  
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

نئی رتوں کی تازگی دچی ہے یوں ہواؤں میں  
 لیا ہے زندگی نے سانس پھر کھلی فضاؤں میں  
 کھلی فضاؤں کا سماں بھی کو ساڑگا رہے  
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

اب اشیاں کو برق کا ذرا سا بھی خطر نہیں  
 کسی بھی عندلیب کو، یہاں کسی کا ڈر نہیں  
 ملے ہیں اب وہ باغباں جنہیں چمن پیار ہے  
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

وہ منظر دل کی دھوم ہے کہ جھوم جھوم جائے دل  
 نظر نظر کے ساتھ ساتھ گائے مسکرائے دل  
 مرسے لیے بترے لیے قرار کے دن آگئے  
 بہار کے دن آگئے

## نئے لمحوں کی خوشبو

بہار کے دن آگئے  
 چمن چمن جواں جواں نکھار کے دن آگئے  
 بہار کے دن آگئے



مگر گر صبا پئی، گلے لگی بکھر گئی  
شجر شجر ہک اٹھا لگی بکھر گئی  
بہنی ہے زندگی دامن سنگھار کے دن آگئے  
بہار کے دن آگئے

### ظہورِ مسرت

اے ہم وطن مبارک، اُتری خوشی وطن میں  
آگئے بہار کے دن، تیرے مکے چمن میں

اپنے لہو سے ہم نے کی اس کی آبِ باری  
خوشبو رچی ہوئی ہے ہر پھول میں ہماری  
شامل رہے ہیں خود بھی ہم اس کے بانگِ پی  
اے ہم وطن مبارک اُتری خوشی چمن میں

گھوں نے اس طرح سنا تزانہ عندلیب کا  
بہت دنوں میں جس طرح بلا ہو خطِ حبیب کا  
بلائیں جو ہمیں تمہیں وہ پیار کے دن آگئے  
بہار کے دن آگئے



اتنے کیے ہیں اُپچے ہم نے حصہ دار اس کے  
سات آسمان بنے ہیں اب راز دار اس کے  
اب تذکرے ہیں اپنے نادر کی انجمن میں  
اے ہم وطن مبارک، اتری خوشی وطن میں

اپنے وطن کا نذرہ ہم نے قسّیل گایا  
اس نام کی بدولت ہم نے بھی نام پایا  
ورنہ کہاں تھی خوبی کوئی ہمارے فن میں  
اے ہم وطن مبارک، اتری خوشی وطن میں

## وطن کے لیے ایک غزل

برایک ذرے کی دلکشی میں، دمک رہا ہے ضمیر اپنا  
سدا سکتی رہے وہ مٹی، اٹھا ہے جس سے خیر اپنا

بہی ہوئی ہیں نشانِ منزل تمام تر اس کی شاہراہیں  
جواب رکھتا نہیں جہاں میں، یہ نقطہ بے نظیر اپنا

مرے بھٹکنے کا زندگی مہر، نہیں کوئی احتمال یارو  
کہ میں نے اس دشت کی ہوا کو بنالیا دستگیر اپنا

## عطائے قائدؒ

سکراتی زندگی کا بانچپن ہم کو دیا  
ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

بیش قیمت اُس کا الٹھ ہے دین آج کا  
آج کا دن ہے پیامی قوم کی معراج کا  
بجھ گئے تھے ہم ستاروں کا چلن ہم کو دیا

ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

جو رُودِ کوئی دوست ہو تو نظری پھول بن کرے  
اگر مقابل ہو کوئی دشمن خطا نہ جائے گاتیر اپنا

قتیل اپنی سرشت میں ہے تمام دُنیا کی خیر خواہی  
کہ ہم نے ہر سُو محبتوں کو بنا کے بھیجا سفیر اپنا

ہم کو سناٹوں کے صحرائیں ترانے مل گئے  
 بھلیوں کی زد میں نکلے اور ایشانے مل گئے  
 بے چین بھی تھے ہم اُس نے چمن ہم کو دیا  
 ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

اُس کی سوچوں پر بہت احسان اللہ کے  
 چن لیے اُس نے سبھی کاٹے ہماری راہ کے  
 اور پھر اک قرۂ سرود سن ہم کو دیا  
 ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

کیوں نہ ہم مشعل بنائیں اُس کے ہر زبان کو  
 خنجر ہم پر کر گیا جو اپنے جسم د جان کو  
 اپنی سانسیں کا اُسی نے پتھر ہم کو دیا  
 ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

## قائد اعظم

سلام اُس شخصیت پر زندگی پیغام ہے جس کا  
 صداقت ذات ہے جس کی محبت نام ہے جس کا

وہ جس نے ایک بکھری قوم کی شیرازہ برندی کی  
 وہ اک مرد مجاہد، ہر زبان پر نام ہے جس کا

وہ جس کے نام سے پھوٹے ہیں آزادی کے سرچشے  
 وطن کی سرزمین پر آج نہیں عام ہے جس کا



ہزاروں سال دُہرائے گی دُنیا اُس کے افسانے  
یہ پاکستان، یہ پیارا وطن انعام ہے جس کا

وہ جس نے رفتہ رفتہ قوم کو منزل عطا کر دی  
کلی آغاز تھی جس کی، چمن انجام ہے جس کا

لگائی ہے صدا جس نے مساواتِ اخوت کی  
بقا منزل ہے جس کی، راستہ اسلام ہے جس کا

ہمیشہ پھول برسانا الہی اُس کے مرتد پر  
کہ ساری قوم کا آرام اب آرام ہے اُس کا

## سحر کی اذان جیسا

ہمارے سر پہ کسی سائباں جیسا تھا  
زمین پر رہ کے بھی وہ آسماں جیسا تھا

پیامِ صبح کا سب کو مُنا دیا اُس نے  
تمام سوئے ہوؤں کو جگا دیا اُس نے  
تکلم اس کا سحر کی اذان جیسا تھا  
زمین پر رہ کے بھی وہ آسماں جیسا تھا

ہمارا رہبرِ کامل ہمارا وہ محسن  
 بہت بڑا تھا بہت ہی بڑا تھا وہ لیکن  
 سلوک اُس کا کسی ہسران جیسا تھا  
 زمیں پر رہ کے بھی وہ آسمان جیسا تھا

کبھی قتلِ سراسر اُس کا جھکا سکا نہ کوئی  
 کہ اُس کو اپنی جگہ سے ہلا سکا نہ کوئی  
 وہ اپنی ذات میں گویا چٹان جیسا تھا  
 زمیں پر رہ کے بھی وہ آسمان جیسا تھا

## بانی پاکستان

جس دن میرے گلشن میں وہ پھول کھلا یارو  
 پیغام ہزاروں کا ہم سب کو ملا یارو

وہ دورِ خزاں میں بھی خوشبو کا پیسر تھا  
 پھیلا ہوا دھرتی پر عظمت کا سمندر تھا  
 کم تاب خیالوں کو وہی اُس نے جلا یارو  
 پیغام ہزاروں کا ہم سب کو ملا یارو

ہر ذہن میں آویزاں تصویر اُسی کی ہے  
 رقت کے جو کام آئی تدمیر اُسی کی ہے  
 اب کوئی نہیں کرتا قسمت کا گلا یارو  
 پیغام ہساروں کا ہم سب کو بلا یارو

ہے اُس کی عنایت سے آباد گھر اپنا بھی  
 اب سامے زمانے میں اونچا ہے سر اپنا بھی  
 ہم نے یہ وفاؤں کا پایا ہے صد یارو  
 پیغام ہساروں کا ہم سب کو بلا یارو

## نیا عزم سفر

ڈرتے تو ہیں کیا چیز ستاروں پہ نظر ہے  
 درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

ہم لوگ ازل سے ہیں محبت کے پیامی  
 دیتے ہیں سدا پیار کے بندوں کو سلائی  
 اپنی تو دھڑکتے ہوئے جذبوں پہ نظر ہے  
 درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے



منزل کے لیے دلوئے دل میں ہیں وہ جاگے  
ہم سے بھی ہیں کچھ دن سے ہمارے قدم آگے  
آندھی کا ہے کچھ خون نہ طوفان کا ڈر ہے  
درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

لائی ہے جہاں دھوپ مسافر کیلئے چھاؤں  
ہے اپنے خیالوں میں وہ سپنوں کا حبیب گاوں  
ہمسرد ہمارا ہے یہاں جو بھی شجر ہے  
درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

## نذرِ وطن

اے وطن مجھ سے پھراک باریہ وعدہ لے  
تیری عظمت پر کوئی آپٹ نہ آنے دوں گا

میں نے پانی ہے تری خاک سے خوشبوئے کمال  
میرے نعروں میں رہا ہے تری دھرتی کا جمال  
میرے حصے میں کوئی شان نہ شوکت آئی  
میں نے تو صرف ترے پیار کی دولت پائی  
دل کو یہ پیار کی دولت نہ گنوانے دوں گا  
اے وطن مجھ سے پھراک باریہ وعدہ لے

کر دیا تو نے عطا زیت کا عرفان مجھے  
 تیرے چہرے پر نظر آیا ہے شہر آن مجھے  
 تیرے گن گاتا رہے گا ہر سرشارِ قلم  
 تیرے شہروں، تیرے گاؤں تیری گلیوں کی قسم  
 رو نعتیں تیری کسی کو نہ سنا نے دوں گا  
 اے وطن مجھ سے پھر اک باریہ وعدے

ذکریوں تیسرا جگتا ہوا جاؤ آئے  
 اپنے انکار سے مجھ کو تیری خوشبر آئے  
 دل بالاکھ سہی حبسوں محبوب مگر  
 جب تک تیری محبت ہے مرے پیش نظر  
 میں کسی اور کو دل میں نہ سما نے دوں گا  
 اے وطن مجھ سے پھر اک باریہ وعدے

## نئی رُتوں کا بانگین

حسین تہسیر اُڑو، چمن چمن دمن دمن  
 کہ آج ہے شباب پر نئی رُتوں کا بانگین  
 حسین تہسیر اُڑو،

نکھار ہے وہ حسن پر کہ سچ گئی ہیں ڈالیاں  
 لٹا رہی ہیں خوشبریں یہ مست پھول والیاں  
 جواں جواں بہار کا کھلا کھلا سا ہے بدن  
 حسین تہسیر اُڑو، چمن چمن دمن دمن

سُجا سجا ساؤت ہے سترتوں کی اُس میں  
ہر ایک پل شریک ہے محبتوں کی بیاس میں  
سنگھار کر رہی ہے پھر نئی ہمار کی دِلہن  
حسین تسلیم اڑو، چمن چمن دمن دمن

حسین شہر شہر ہے خوشی ہے گاؤں گاؤں میں  
بکھر رہی ہے زندگی کھلی کھلی فضاؤں میں  
پھر آج آسماں بھی ہے زمیں کی دیدیں لگن  
حسین تسلیم اڑو، چمن چمن دمن دمن

### چند خوبصورت اشعار

ایک یہی پہچان تھی اپنی اس پہچان سے پہلے بھی  
پاکستان کا شہری تھا میں پاکستان سے پہلے بھی

ناز بجل ہے اپنی نر شہر پر اس گلشن کو، سیک  
یہاں تو یہ موبہ دتھی عنبر اور لبان سے پہلے بھی

نیا نہیں ہے پیار ہمارا اپنے دلیں کی مٹی سے  
عاشق تھے اس محبوبہ کے ہم سوجان سے پہلے بھی



کتنے پڑھتے دریاؤں نے بایں پر کھکا دیکھ لیا  
خوش طوفان کے بس میں ہم تھے خوش لڑناں پہلے بھی

آج بھی ہم اس شان سے ہیں تعمیرِ وطن میں محققین  
ہم نے کی تعمیرِ وطن کی اسی شان سے پہلے بھی

### کچھ اور اشعار

نہ تو آہوانِ تنہا سے، نہ سمنِ برانِ عدل سے ہے  
میں نثار اپنے وطن پر ہوں مجھے پیارا اپنے وطن سے ہے

میری ملکیت دلِ غازیوں میں ہوں تاجدارِ ستم کشاں  
مجھے تاجِ تخت سے کلام کیا، میرا نام تیغِ دکن سے ہے

میں وہ چاند ہوں کہ جسے کبھی کوئی تیرگی نہ بھبھاسکی  
نہ تو زونِ مچھ کو گھٹاؤں کا، نہ ہراسِ مجھ کو گمن سے ہے

یہ مقام پہنچنے ہیں راہ میں انہیں گے میسری نگاہ میں  
کہ میں اپنی جہد میں ہوں لگن، مجھے کام اپنی لگن سے ہے

جو سموم کو نہ کہیں صبا، میں انہی گلوں کا ہوں ہمنوا  
میں چمن سے کیسے رہوں جدا، مری آبرو تو چمن سے ہے

## وطن کے لیے ایک گیت

یہ گھڑیہ مرے گھر کے درد بام تیرے نام  
جو کچھ ہے مرا، میرے دل آرام تیرے نام

تو میرا دھڑکتا ہوا دل ہے مری جاں ہے  
تو روزِ ازل سے مری سانسوں میں رواں ہے  
ہر سانس کروں کیوں نہ مبرا عام تیرے نام  
جو کچھ ہے مرا، میرے دل آرام تیرے نام

جاناں ہو کہ محبوب ہو، ڈھولا ہو کہ ماہی  
دلبر ہو کہ دلدار ہو، سائل ہو کہ سپاہی  
جتنے ہیں محبت کے سبھی نام ترے نام  
جو کچھ ہے مرا، میرے دلدارم ترے نام

سینے میں تہا کوئی باقی نہ بچے گی  
ہر بوند لہو کی، تری مٹی میں رچے گی  
آغاز ترے نام تھا، انجام ترے نام  
جو کچھ ہے مرا، میرے دلدارم ترے نام

## بلی نغمہ

نہ مجھ کو رنگِ چین کی حسرت، نہ بھائے سروِ سمن کی خوشبو  
یہ اس لیے ہے کہ اے ہمارا، رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

مرا وطن نکمیتوں کا محور، مرا وطن ہے گلاب جیسا  
ملیں گے کتنے ہی چاند تائیں مگر یہ ہے آفتاب جیسا  
زمانہ محسوس کر رہا ہے ہمارے اس گلاب کی خوشبو  
رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو



## ایک اور ملی ترانہ

جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے  
آسمان بھی دھرتی پر، جھومنے کو آیا ہے

چاپ تیری چاہت کی دل تک آتی رہتی ہے  
اپنے دل کی ہر دھڑکن گنگناتی رہتی ہے  
ہم نے تیری چاہت کو، روح میں رچایا ہے  
جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے  
آسمان بھی دھرتی پر، بھرنے کو آیا ہے

وطن کی مٹی بنام صندل میں اپنے چہرے پر مل چکا ہوں  
وطن نے آواز دی ہے مجھ کو وطن کے رستے پر چل چکا ہوں  
وطن کے رستے کا ذرہ ذرہ لٹائے مشکِ غنم کی خوشبو  
رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

جو ہے مری پاک سرزمین میں وہ دیکشتی غلہ میں کہاں ہے  
ذرا سا ہے جو ہوا کا جھونکا مرے لیے وہ شاہ جاں ہے  
جو میرے لفظوں سے آرہی ہے یہ سب اس کے دہن کی خوشبو  
رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

مُغر و کیا ہم کو، تیرے ہی قیدیوں نے  
 داد ہم کو دی تیرے، غازیوں شہیدوں نے  
 زندگی نے تاج اپنا تیرے سر سجایا ہے  
 جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے  
 آسماں بھی دھرتی پر جھومنے کو آیا ہے

آسرا ہے جب ہم کو، اپنی پیاری ماؤں کا  
 قحط پڑ نہیں سکتا ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کا  
 ہم پر اپنی بہنوں کے آنچلوں کا سایا ہے  
 جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے  
 آسماں بھی دھرتی پر جھومنے کو آیا ہے

## خوابوں کا چمن

یہ میرے ہنستے ہوئے خوابوں کا چمن ہے  
 یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

یہ مجھ میں رواں ہے یہی پہچان ہے میری  
 زندہ میں اسی سے ہوں یہی جان ہے میری  
 شاداب اسی سے براتن ہے مرا من ہے  
 یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

آغوش میں اپنی مجھے پالا ہے اسی نے  
غیر دل کی غلامی سے نکالا ہے اسی نے  
اب صرف اسی کی ہی مرے دل میں لگن ہے  
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

ہم لوگ ازل سے ہیں اسے چاہنے والے  
روشن ہیں اسی سے تڑپیں میں اُجالے  
ایمان ہے اک شمع تو یہ اُس کی کرن ہے  
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

## مٹی نہک رہی ہے

مٹی نہک رہی ہے  
مٹی ہے یہ کہاں کی —؛ کوئی مجھے بتاؤ

کیسی ہے اس کی خوشبیر  
جو کو رہی ہے جادو  
کیا جانتے نہیں تم؟  
اس خاک دیرپا کو  
پہچانتے نہیں تم

حفظت ہے دو جہاں کی  
اس کو گلے لگاؤ

مٹی ہے یہ وطن کی  
میرے اُسی چمن کی  
جہکی ہے جڑوں سے  
جس کا ہے پاک رشتہ  
دھرتی کی آبرو سے

ہم سر ہے آسمان کی  
رہبر اے بناد

## سلام اے مادرِ وطن

اے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام  
ارضِ نور، خطہِ حسین تجھے سلام

تیرے گلشنوں کے دلفریب رنگ ہیں  
تیرے آبشار ہیں کہ جلتے رنگ ہیں  
تیرے حُسنِ لازوال کی ہمیں قسم  
کم نہ ہونے دیں گے تیری دیکھنی کو ہم  
تجھ سا کوئی دلربا نہیں تجھے سلام  
اے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام

گر کوئی پھول بنے  
پوچھو اُسے یہ کہہ کے  
توڑے گا اس کا جادو  
تیرا نکھار کیسے  
ہو لاکھ رت خزاں کی  
اس کے وہی سب جادو  
مٹی ہے یہ وطن کی



پیار کا ہمارے واسطے نشان ہے تُو  
ہم ہیں بیٹے بیٹیاں ہماری ماں ہے تُو  
خُشن ہے سرور ہے تری فضاؤں میں  
ایک ہو کے ہم جنہیں گے تیری چھاؤں میں  
تو ہے اتحاد کی ایسی تجھے سلام  
لے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام

ایک دوسرے سے ہم الگ نہ تھے کبھی  
ایک ہی لڑی میں ہیں پروئے آج بھی  
دنگ ہے زمانہ اپنے اس کمال پر  
سب کے دل دھڑک رہے ہیں ایک تال پر  
تو ہر ایک دل میں ہے میکس تجھے سلام  
لے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام

## پاک ہو بازوؤں کے نام

لے پاک وطن کے شاہینو، کیا خوب اڑان تمہاری ہے  
احساس تمہارا زندہ ہے، رختار جوان تمہاری ہے

پرواز تمہاری ایسی ہے جس کے آگے دشمن بھاگے  
دشمن پر جھپٹتے رہے ہو تم دھرتی کی حدوں سے بھی آگے  
آزادوں کی دنیا میں یہی پہلی پہچان تمہاری ہے  
لے پاک وطن کے شاہینو کیا خوب اڑان تمہاری ہے

## ہمارا دیس

جس دیس کی دھرتی میں  
خوشبو ہے بہاروں کی

وہ دیس ہمارا ہے

وہ دیس ہمارا ہے

جس دیس کی مٹی سے اُٹھا ہے خمیر اپنا  
جس دیس کے نغموں سے جاگتا ہے خمیر اپنا  
جس دیس کے ذروں میں رونق ہے ستاروں کی  
وہ دیس ہمارا ہے

تم فاتح مشرق و مغرب ہو، تم پر ہے خدا کا خاص کرم  
تم ہی سنے افق سے تاب افق، لہرایا ہے ملت کا علم  
یہ پاک وطن ہے جسم اگر اس جسم میں جان تمہاری ہے  
اے پاک وطن کے شاہینز، کیا خوب اڑان تمہاری ہے

رفقار کا تم معیار بنے، کوندے نے پیک پائی تم سے  
طوفانوں کو تم سے پٹکھٹے، بجلی نے چمک پائی تم سے  
جنبے ہیں تمہارے تیز قدم، منزل آسان تمہاری ہے  
اے پاک وطن کے شاہینز، کیا خوب اڑان تمہاری ہے

تم یاد کیے جاتے ہو سدا، ماؤں بہنوں کی دعاؤں میں  
گو نچی ہے تمہارے ہی دم سے تکیہ بلند فضاؤں میں  
آواز ہے جو طیاروں کی، گویا وہ اذان تمہاری ہے  
اے پاک وطن کے شاہینز، کیا خوب اڑان تمہاری ہے

جس دیس نے توڑا ہے زنجیر غلامی کو  
آئی ہیں نئی صبحیں اب جس کی سلامی کو  
وہ جس کی ہواؤں میں ٹھنڈک ہے پھاروں کی  
وہ دیس ہمارا ہے

لکھی ہے محبت کی تاریخ نئی جس نے  
روکے ہیں اندھیروں کے طوفان کئی جس نے  
جو شان بڑھائے گا ساحل کے نظاروں کی  
وہ دیس ہمارا ہے

## روشنیوں کا میلہ

روشنی ہی روشنی ہر ایک رہنڈ میں ہے  
یوں لگے کہ جیسے کوئی رحیبیں سفر میں ہے

میرے پاؤں میں ہے اک نئی اڑان کا سماں  
چل رہا ہوں میں بھی کچھ حسین توں کے دریاں  
اس زمیں کا اک نیا افق مری نظر میں ہے  
روشنی ہی روشنی ہر ایک رہنڈ میں ہے

## طلوعِ سحر

کوئل چلی پھول ہوئی

بادِ صبا اے بادِ صبا

تیرے ہاتھوں میری دُعا قبول ہوئی

روشنیوں کے بگم نکھارے مہمل کرتی شبِ نیم نے

اس گلشن میں انگڑائی لی اک ہر پالے موسم نے

صدیوں کی کھوئی ہوئی رونقِ سہم کو آج وصول ہوئی

کوئل چلی پھول ہوئی

بادِ صبا اے بادِ صبا

تیرے ہاتھوں میری دُعا قبول ہوئی

یہ زمیں تو کیا ہے میں فک کو جگمگاؤں گا

دُور دُور پیار کے دیے جلا کے آؤں گا

ان دنوں خلا بھی میرے حلقہ اثر میں ہے

روشنی ہی روشنی ہر ایک دہکڑ میں ہے

اپنے پیارے گھر سے پیار ہے مری سرشت میں

کیا خبر نصیب ہو نہ ہو مجھے بہشت میں

جو سکون جو قرار میرے اپنے گھر میں ہے

روشنی ہی روشنی ہر ایک دہکڑ میں ہے



آج کا دن وہ دن ہے جس میں آس کے ننھی چمکے ہیں  
پاکر جس کے پیار کی خوشبو سانس ہمارے مکے ہیں  
آج کے دن ہی روشن روشن اس دھرتی کی دھول کئی  
کوئیل چٹکی پھول ہوئی

باد صبا اے باد صبا

تیرے ہاتھوں میری دُعا قبول ہوئی

## یاد کا موسم

جو لوگ دُمن کے کام آئے یہ اُن کی یاد کا موسم ہے  
جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

جو چھوڑ گئے اپنے پیچھے جرات کے سُنبے افسانے  
جو قوم کے زندہ رکھنے کو دیتے رہے جان کے نذرانے  
اُن سب کی عظمت کے آگے سر اپنا آج تلک خم ہے  
جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

آج وہ آیا جس نے سجا یا پھر سے پیار کے جھولوں کو  
جس نے پرویا ایک لڑی میں باغ کے سارے پھولوں کو  
بات جو اُس نے کس دی ساری قوم کا وہی اصول ہوئی  
کوئیل چٹکی پھول ہوئی

باد صبا اے باد صبا

تیرے ہاتھوں میری دُعا قبول ہوئی

لڑاتی ہیں آج بھی دشمن کو جس کے ایمان کی لٹکاریں  
 کر دی ہیں جنھوں نے سرحد پر تعبیر لہر کی دیواریں  
 چوہیں گے ہم اُن کے نقش قدم جس وقت تک دم میں دم ہے  
 جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

جن غازیوں نے گلرنگ کیا گلزاروں کو محسوسوں کو  
 دیا حوصلہ جن کی ہمتی نے سب بیٹیوں بسوں ماؤں کو  
 ان شیردلوں کی ہمت سے اونچا ملت کا پرچم ہے  
 جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

## اے پیارے لوگو

اے پیارے لوگو — سجدے میں جا کے — مانگو دُعا یہ خدا سے  
 خاکِ وطن کو — سیراب کر دے — اپنے کرم کی گھٹا سے

کتنی حسیں پیار کی یہ زمیں ہے  
 اس کا زمانے میں ثانی نہیں ہے

پیارا ہے اپنی — دھسرتی کا چہرہ — دنیا کے ہر لربا سے  
 اے پیارے لوگو — سجدے میں جا کے — مانگو دُعا یہ خدا سے

اپنے وطن کی وہ آب و ہوا ہے  
 سب کے لیے جو پیامِ شفا ہے  
 سب رنگ اپنے۔ روح و بدن کے۔ مٹتے ہیں اس کی عطاسے  
 اسے پیارے لوگو۔ سجدے میں جا کے۔ مانگو دعائے خدا سے

## رقصِ جہاد

رقص کرو اسے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو  
 رقص کرو اپنی آزادی کے رکھوالو رقص کرو

روکا دھوپ کا رستہ، پائے تم نے سائے  
 کھوئی ہوئی جمہوریت تم ڈھونڈ کے لائے  
 کھلی فضاؤں میں آزادی کے متوالو رقص کرو  
 رقص کرو، اسے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو

ہم نے کسی کی طرف کم ہی دیکھا  
 چمکائی خود اپنے ہاتھوں کی دیکھا  
 ہم کو وطن کی۔ تو بھی ہے پیاری۔ اوروں کی بادشاہ سے  
 اسے پیارے لوگو۔ سجدے میں جا کے۔ مانگو دعائے خدا سے

جھونپڑیوں تک پہنچاؤ لگنا گس سورا  
باقی رہے نہ تھوڑا سا بھی کہیں اندھیرا  
دیس کے گوشے گوشے میں سرست لہا لورقص کرو  
رقص کرو اے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو

پاکستان نہیں ہے صرف ہمیں کو پیارا  
بارہ کر ڈھرام کی آنکھوں کا ہے یہ تارا  
سب کو ساتھ ملا کر اے آزاد خیالو رقص کرو  
رقص کرو اے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو

## پاکستانی مزدور

دیا ہے دیس کو نذرانہ یہ جس نے خون پسینے کا  
اسی مزدور نے سکھلایا سلیقہ ہم کو جینے کا

سدا حرکت میں رہتا ہے جہاں جذبات لگے دل میں  
کہیں وہ کہیت میں ہے قصاں کہیں ہنر کسی بل میں  
لگا دیتا ہے محنت میں وہ جتنا زور ہے سینے کا  
اسی مزدور نے سکھلایا سلیقہ ہم کو جینے کا



ہمارے دیس کی دھرتی پر کٹھن جب وقت پڑتا ہے  
یہی مزدور کسان اپنا سپاہی بن کے لڑتا ہے  
کسی طوفان کے آنے پر اپنے پتوار سینے کا  
اسی مزدور نے سکھایا، سلیقہ ہم کو جینے کا

ذرا تم اس کو پہچانو کہ یہ پہچان وطن کی ہے  
وطن سے شان ہے گرا سکی تو اس سے شان وطن کی ہے  
وطن سے اس کا ہے ناتا، انگوٹھی اور نیگینے کا  
اسی مزدور نے سکھایا، سلیقہ ہم کو جینے کا

## قومی ترانہ

جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان  
ہمارا پاکستان

جیوے سرحد اور پنجاب — جیوے سندھ و بلوچستان  
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان  
ہمارا پاکستان

پاکستان ہے وہ گلدستہ جس میں چار ہلکتے پھول  
چاروں کے ہیں نگہ نہانے پڑے زہن پر کوئی دھول

گندھے دیں اک گلہ تے میں آندھی آئے یا طوفان  
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان  
ہمارا پاکستان

کوئی پہچان ہو یا پنجابی کوئی سندھی ہو کہ بلوچ  
پاکستان کی بات چلے تو ان سب کی ہے ایک ہی سوج  
پاکستانی کہلانے سے بڑھتی ہے چاروں کی شان  
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان  
ہمارا پاکستان

مذہب، فقر، ذات، علاقہ، دولت، رنگ، نسل کی بات  
جب سے ہم نے چٹوئی تہجے بدلے ہیں اپنے حالات  
نقش ہیں اپنے دل پر سارے قائد اعظم کے فرمان  
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان  
ہمارا پاکستان

## نئی کیلوگرافی

کوئی پرست ہو یا دریا ہو، کوئی وادی ہو یا صحرا ہو  
جی چاہے سب کے دامن پر بس نام وطن کا لکھ دوں

دل جھوم سا جائے، ہونٹوں پر جب نام وطن کا آتا ہے  
دنیا میں ہزاروں ناتے ہیں لیکن یہ الگ ہی نانا ہے  
اس دھرتی کے ہیں بیٹے سب، کوئی گورا ہو یا کالا ہو  
جی چاہے سب کے دامن پر بس نام وطن کا لکھ دوں

جو چمکے دھڑکن دھڑکن میں وہ پیار کی ہے تصویرِ وطن  
 لکھی ہے جو سب کے چہرے پر وہ ہے سچی تحریرِ وطن  
 کیوں اور کسی کے گن گائے جو اس دھڑکن کا پالا ہو  
 جی چاہے سب کے دامن پر بس نامِ وطن کا لکھ دوں

## انگ انگ پہچان

یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو  
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپِ وطن کی

جاتی ہیں ایک ہی منزل کو سب راہیں  
 جس راہ سے بھی ہم لوگ گزرنا چاہیں  
 اس راہ میں ہم سنتے ہیں چھاپِ وطن کی  
 یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو  
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپِ وطن کی

وہ اپنے قول کا ہے پکا اس دلیں کا جو با شند ہے  
 وہ اس کی خاطر مرنے کا ہے وہ اسی کی خاطر زندہ ہے  
 اسے کاش یہ سراسر عظمت کا ہم سب کے سر پر باندھا ہو  
 جی چاہے سب کے دامن پر بس نامِ وطن کا لکھ دوں

جو دکھیں ایک نرے گل کے سپنے  
 قربان وطن پر کریں جو بیٹے اپنے  
 توقیر ڈھاتے ہیں وہ باپ وطن کی  
 یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو  
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپ وطن کی

دھڑکے گا اُس میں یار قتیل ہر دل  
 کچھ میرا پیار بھی اس میں ہوگا شامل  
 قصور بنائیں جو بھی آپ وطن کی  
 یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو  
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپ وطن کی

## ۲۵ دسمبر کو یادِ قائدؒ

اُس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی  
 مرے احساس پر پھر نور کی برسات ہوئی

راہبرِ تنہادہ مرا واقفِ راہ و منزل  
 اُس کے شکر میں بھلا کون نہیں تھا شامل  
 جب اُسٹھے اُس کے قدم قوم بھی ساتھ ہوئی  
 اُس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی



اپنی پہچان کی سب روشنیاں تھیں روپوش  
کر دیا تھا، ہمیں غیروں کی غلامی نے خموش  
وہ جو گر جا تو یہاں بارشِ نغات ہوئی  
اس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

دُورِ بھ سے ہوا ایک ایک اندھیرا میرا  
میرے فائد کی عنایت ہے سویرا میرا  
اس کا سورج دیں چمکا کہ جہاں رات ہوئی  
اس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

میں نے شعروں میں جلانے میں محبت کیے دیے  
یہ میری نذرِ عقیدت ہے قتل اس کے لیے  
جس کے بل پر رہاں میری بسِ روقات ہوئی  
اس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

قائدِ اعظم کے حضور  
امارشل لا، دوڑیں ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء

آز جاتیں پھر اُجالوں کے حسیں چہرے پر داغ  
چھانے جاتیں پھر خیالوں پر دھندلے شام کے  
آج پھر تارِ کیوں کی زد میں ہے اپنا دیار  
پھر دیے ہم نے جلانے آج تیرے نام کے

آج کا دن وہ افق ہے جس نے صدیوں کے لیے  
زندگی کی بے ضیاء وادی کو روشن کر دیا  
آج کا دن ہی وہ دن ہے جس نے تیرے ہاتھ سے  
ایک پوری قوم کو دیوارِ آہن کر دیا

لیکن اے ارضِ وطن کی دھڑکنوں کے رازدار  
اس شکستہ دل کو پھر تیرا سہارا چاہیے  
پھر تیرے ہر نام لیوا کے سگتے ہاتھ میں  
ایک پرچم اور اس پرچہ انداز چاہیے

چاند تاسے کا یہ پرچم، یہ اخوت کا نشان  
جس طرح لڑتا رہا ہر تندہی حالات سے  
حکم دے پھر میرے قائد جب ذبہ جمور کو  
صبح کی مانند ٹکرائے اندھیری رات سے

جس نے تیرے عزم سے پایا پیامِ زندگی  
موت سے وہ باہمیت قوم دھڑکنے نہیں  
ہے یہی اک فیصلہ ہر دور کی تاریخ کا  
فرد مڑ سکتے ہیں لیکن قوم مڑ سکتی نہیں

## صبح قیامِ پاکستان

ہر اک انسان کی آزادی کا ضامن آج کا دن ہے  
میری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

یہ دن ہے اُن غریبوں کا

جنہیں کوٹا گیارہ سوں

جنہیں انصاف کے بدلے

بلا حکم سزا برسوں

غریبوں اور مجبوروں کا محسن آج کا دن ہے

میری تاریخ کا سب سے بڑا آج کا دن ہے

انکھی وضع بھی ہوگی  
 نزلے طور بھی ہوں گے  
 یہاں جن ستر کے  
 کئی دن اور بھی ہوں گے  
 براہِ دم، براغِ خوار لیکن آج کا دن ہے  
 مری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

اسی دن اپنی دھرتی سے  
 کیا عہد دنا ہم نے  
 اس دن زندگی پائی  
 بنام ارقا ہم نے  
 حقیقت میں دعائے مردِ مومن آج کا دن ہے  
 مری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

شجرِ بخشے ہمیں اُس نے  
 شجر کو ڈالیاں بخشیں  
 وطن کی زرد مٹی کو  
 نئی ہریا لیاں بخشیں  
 سکوتِ حسن کا اظہارِ باطن آج کا دن ہے  
 مری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

## پیتا سوج بھٹنڈا سایا

وہ دن اب تک یاد ہے مجھ کو

میں نے بچپن میں جب اُن کا نام سُنا تھا

پہلی بار —

پہلی بار مرے خوابوں پر

کچھ اُن دیکھی روشنیوں کی بڑی دیر تک

پُری پھوار —

پھر وہ دن بھی یاد ہے مجھ کو

مجھ سے میری بھگی مسوں نے کی سرگوشی اور دھیرے سے پوچھا

جاگ رہا ہے —

میں تو کب کا جاگ رہا تھا

میں نے دیکھا اس پاس تو بچہ بچہ

ایک سنری صبح کی خاطر

اپنی ٹینڈیں تیاگ رہا تھا —

وہ دن بھی پھر میں نے دیکھا

اپنا پرچم

چاند ستارے کی لہروں پر تیر رہا تھا

وہ پرچم جس کی ہریالی بانٹ رہے تھے

قائدِ اعظم —

ایک یہ دن بھی دیکھ رہا ہوں

قائدِ اعظم کی سب باتیں بھول کے ہم سب



رہ گئے پیچھے

اب شاید ہم پھر سے مانگیں

قائد کے پرچم کا سایا

جھلنے ہوئے سورج کے نیچے

## نیا عہد نامہ

قسم ہے ہمیں اپنے تازہ دلوں کی  
قسم زندگی کی، قسم آبرو کی  
گھر اپنا کسی کو جلائے نہ دیں گے  
وطن پر کبھی اپنچ آنے نہ دیں گے

سدا ہم رہیں گے وطن کے نگہبان  
وطن اپنا کعبہ، وطن اپنا ایمان  
یہ پرست، یہ بھرنے والا شجر اس کے  
یہ جنگل، یہ صحرا، یہ گلزار اس کے

کسی کی بھی رولت مٹانے نہیں گے  
وطن پر کبھی آنچ آنے نہیں گے

اگر کوئی سوچے بہک جائیں گے ہم  
گرج کر یہ بات اس کو سمجھائیں گے ہم  
کوئی فرق ہم بھائیوں میں نہیں ہے  
وطن ایک ہے ایک اپنی زمیں ہے  
دلوں کا یہ رشتہ گھٹانے نہیں گے  
وطن پر کبھی آنچ آنے نہیں گے

رہا ہے سدا قصہ قدح کا ہمیشہ  
ہوئے ہیں وہ قوموں میں رسوا ہمیشہ  
جو نصرت بڑھا کر وطن بیچتے ہیں  
وہ اپنی ہی ماں کا گھن بیچتے ہیں  
انہیں ہم یہ سودا چکانے نہیں گے  
وطن پر کبھی آنچ آنے نہیں گے

### عوامی فنکار

اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے  
ہم نے ہر گام پر — تیرے ہی نام پر — زندگی کے اُجالے بکھیرے  
اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے

نے کے نکلے جو ہم اپنے فن کا علم  
سب نے دیکھے انی پر ہمارے قدم  
وقت ہم نے کیے صرف تیرے لیے  
ہاتھ، چہرے، صدا، ذہن، جذبہ، قلم  
سکرانے لگی — ہر طرف روشنی — دُور ہم نے کیے سب اندھیرے  
اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے

MADE IN PAKISTAN

کیا حاصل اس دیس کا سرمایہ کھونے سے  
اپنا پیٹل اچھا اوروں کے سونے سے

اوروں کو ہم دیکھ کے آنر کیوں لپیائیں  
اپنا اوڑھیں، اپنا پہنیں، اپنا کھائیں  
یوں اپنی دھرتی ہم کو شاباش کے گی  
اپنی ساری دولت اپنے پاس رہے گی  
بھوک بھلی ہے کسی کا دست نگر ہونے سے  
اپنا پیسٹل اچھا اوروں کے سونے سے

بھٹی تری آبرو اپنے پیش نظر  
جگمگائے ترے ہم نے دیوار در در  
جس بھی فنکار کا جو بھی شہکار تھا  
اُس میں شامل رہا اُس کا خون جگر  
پھر ملا کر قدم۔ آج نکلے ہیں ہم۔ ہاتھ میں لے کے پھر لیے  
اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے

قدر اگر کی ہم نے اپنے کاری گر کی  
شان بڑھے گی اور بھی اس کے نیک ہنر کی  
پیدا ہو گا اور وطن کا پیسا دلوں میں  
دولتِ رقص کرے گی کھیتوں اور بھوں میں  
مل نہ سکے گی فرصت مال اپنا ڈھونے سے  
اپنا پیستل اچھا اوروں کے سونے سے

کسی کے ہوں محتاج ہمیں منظور نہیں ہے  
سب کچھ ہمیں بنے گا وہ دن دور نہیں ہے  
اپنی ہر شے آج بھی ہے بہتر سے بہتر  
کرتے نہیں بھروسہ جو اپنے ہاتھوں پر  
اچھے قدر کے وہ لوگ بھی لگتے ہیں بونے سے  
اپنا پیستل اچھا اوروں کے سونے سے

## عورت : مرد

علم و ہنر کے نئے نئے سانچوں میں ڈھلنا ہے  
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

یہ دنیا اک چلتی گاڑی  
عورت مرد اس کے در پیے  
عورت مرد سے کہاں ہے کمتر  
عورت کو کمزور نہ کیے  
دونوں کو مل کر دنیا کا رنگ پہ لانا ہے  
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے



علم و ہنر سے آج کی عورت  
بھروبہ کو زیر کرے گی  
اگر جھپٹنا ہو تاروں پر  
ذرا نہ اس میں دیر کرے گی

دنیا کا مستقبل اس کی گرد میں پلٹا ہے  
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

ٹھیک ہے یا اپنی چڑی میں  
ہیرے موتی لعل جڑے گی  
وقت پڑا تو یہ دشمن سے  
مرد کے دوش بدوش لڑیگی

اسے فقط کپڑے زیور سے نہیں پہننا ہے  
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

## رقصِ دوام

جب تک پیروں تلے زمیں ہے، جب تک سر پر آسمان ہے  
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

جس مٹی سے ہمیں بنایا قدرت نے  
اس مٹی میں آپ حیات تھا ملا ہوا  
بلی بھتی جس دن سسائسوں کی مکار ہمیں  
سدا بہار اک پھول تھا اس میں کھلا ہوا

سب دنیا سے کہیں زیادہ قدرت ہم پر مسربان ہے  
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

سب ہے کرم اُس دینے والے کا جس نے  
یہ دریا، یہ واویاں، یہ کسار دیے  
سدا ہماری آنکھیں زندہ رکھنے کو  
یہ منظر، یہ موسم، یہ گلزار دیے

اُسی کے دم سے رواں دواں یہ خوشبوؤں کا کاروان ہے  
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

نہیں سمجھتے کسی کو بھی ہم بیگانہ  
ہم تو سب کو اپنا جان کے ملتے ہیں  
بے جا مان ہو لیکن جن کو طاقت کا  
اُن سب سے ہم سینہ تان کے ملتے ہیں

کل بھی یہی تھی شان ہماری، آج بھی اپنی یہی شان ہے  
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

## نیاسفر

لکھ چکا گیت میں زلف و رخسار کے  
لے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں  
کتنے کاندھ کیے ہیں سپر لیکن اب  
اپنے دل پر تری پریت لکھوں گا میں

جتنی عزت ملی مجھ کو تجھ سے، ملی  
جتنی شہرت ملی مجھ کو تجھ سے، ملی  
تیرا ادنیٰ صاحبِ نغمہ خواں بن گیا  
میں زمیں سے اٹھا آسماں بن گیا

اب ہر فرض ہے ایسے حالات میں  
 تو ہی آئے نظر میرے نفاس میں  
 جب تک زندگی ہے ترے پیار کا  
 اپنی سانسوں میں سنگیت لکھوں گا میں  
 اے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں

معرکے میں نے جتنے بھی ہیں سر کیے  
 آج اُن کو تری جیت لکھوں گا میں  
 اے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں

دوستی لاکھ مجھ سے جتائے کوئی  
 اپنے سینے سے بیشک لگائے کوئی  
 تجھ سا ہمدن نہیں کوئی میرے لیے  
 جان بھی میری حاضر ہے تیرے لیے  
 سچ یہی ہے کہ تو میرا محبوب ہے  
 اپنے دل کا تجھے میت لکھوں گا میں  
 اے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں

معجزہ یہ ہمیشہ دکھانا ہے تُو  
 میرے لکھنے میں کوئی بنانا ہے تُو

## پہلی پہچان

میں پاکستانی ہوں

میں اسے واعظ۔!

میں پاکستانی ہوں

میں مسلم ہوں، میں ہندو ہوں، میں سکھ ہوں، میں پارسی ہوں میں عیسائی ہوں

اس کے علاوہ بھی جو کچھ ہوں وہ بعد میں ہوں

میں اپنی ہر پہچان سے پہلے پاکستانی ہوں

جیسے میرا پیارا قائد اور بہت کچھ ہونے ہونے بھی

پاکستانی تھا

جیسے یہاں کے رہنے والے

سارے مسلم، سارے ہندو، سارے سکھ، سارے عیسائی

اور بہت کچھ ہونے ہونے بھی

پاکستانی ہیں

یہی تو باعث ہے واعظ

جب بھی میں کسی دوسرے ملک میں ایک مسافر بن کر جاتا ہوں

پاکستانی ہونا ہی پہچان مری بنتا ہے

کوئی نہیں یہ پوچھتا مجھ سے

تیرا کون سا مذہب ہے

جہاں کہیں میں جاتا ہوں

بنتی ہے پہچان مری مرا پاکستانی ہونا

اسے واعظ۔!

تو مجھ کو جو چاہے کہہ دے

کافر یا غدار۔!

میں تو سو سو بار کہوں گا



میں اک پاکستانی ہوں  
میں نے سو سو بار کہا ہے  
میں اک پاکستانی ہوں  
فقط اک پاکستانی ہوں — !

## وطن سے اقرارِ وفا

ہی ہے جتنی زندگی وہ رائیگاں نہ جائے گی  
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

رچا ہے میری روح میں تیرا ہی پیارا وطن  
نثار تجھ پر جاں مری ہزار بار اسے وطن  
تیری زمیں کی ناک بھی اگر مجھے بلانے گی  
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

توڑے حضور سر پہ خم مری ہر اک چیز ہے  
یہ دل تڑا غلام ہے یہ جاں تری کینز ہے  
کینز تیرے سامنے کبھی نہ سر اٹھائے گی  
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

کرے گایا دجیب بھی تو مجھے کسی بھی رنگ سے  
ٹلے گی تجھ کو تازگی مرے لہو رنگ سے  
تری کسی بھی سوچ پر فسردگی نہ چھائے گی  
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

## اقبال

یاں اس کے سخی کا جو زرد مال نہ ہوتا  
دھرتی کا یہ مکڑا کبھی غم و شہدائ نہ ہوتا  
افلاک پگھلتے نہ اگر اُس کی نوا سے  
دریاؤں میں یہ فقر و سستیال نہ ہوتا  
اس ملک کا خواب اُس نے ہی قائم کو بتایا  
یہ ملک نہ ہوتا اگر اقبال نہ ہوتا  
بننا تھا جھنڈیں حضرت اقبال کا شاہیں  
اے کاش انہیں غروب پر وبال نہ ہوتا

زافوں کے تصرف میں نہ آتا یہ نشیمن  
خود دار عفت ہوں کا برا حال نہ ہوتا

اک لمحہ بھی اپنا تے اگر اس کی نظر کو  
حالات کا ماتم یہاں ہر سال نہ ہوتا

ہم شاعرِ مشرق کو بنالیتے جو رہسبر  
مغرب کا یہاں ایک بھی دلال نہ ہوتا

نہا قبت اندیش تھے مالی ہی دگر نہ  
پردہ کوئی اسس باغ کا پامال نہ ہوتا

صد شکر کہ مجھ میں ہے دواں روح محمد  
میں در نہ کبھی صاحبِ اقبال نہ ہوتا

## سُہرا ماضی

ایک سُہرا ماضی شاملِ حال کریں  
آؤ کچھ یادوں کا استقبال کریں

مجھ سے یوں اک پیارا سا چڑا اپنی یادوں میں  
جیسے لہراتا ہو کوئی بادل سا دل بھادوں میں  
دل کی پیاسی دھرتی کو خوشحال کریں  
آؤ کچھ یادوں کا استقبال کریں

یاد کردہ لمحہ جب ہم بے وطنوں کو وطن ملا  
ہم تھے سائے ہی سائے اپنے سبوں کے بدن  
اُسی خوشی سے چہرے لال گلال کریں  
اُد کچھ یادوں کا استقبال کریں

اپنے سائے رکھ کر ساری قدریں انسانیت کی  
اک رہبر نے بخشی تھی جو دولت جہنمیت کی  
اس دولت سے دلوں کو مالامال کریں  
اُد کچھ یادوں کا استقبال کریں

## چودہ اگست

ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

وہ عہد جو تم نے مجھ سے کیا میں اُس کی یاد دلاتا ہوں  
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

تم نے یہ کیا تھا عہد کبھی میرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے  
سب عمر گزار دو گے اپنی تم مجھ سے محبت کرتے ہوئے  
میں وہ ہوں کہ جس کی پہلی کرن جب اُتری تھی اس مٹی پر  
چمکے تھے نصیب نگاہوں کے دمکا تھا یہاں کا ہر منظر  
میں نے ہی تمہارے خوابوں کی تعبیر بتائی تھی تم کو  
میں نے ہی تمہاری چھٹی ہوئی پہچان دلائی تھی تم کو



محسوس یہ ہوتا ہے مجھ کو اتنا بھی نہیں اب یاد تھیں  
میں نے ہی کرایا غیروں کی زنجیروں سے آزاد تھیں  
تاریخ کا جواب حصہ ہیں اُن باتوں کو دھساتا ہوں  
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

مجھ سے یہ تمہارا دوسرا تھا تم اپنا عہد نہ بھولو گے  
بے پیکہ بھی اُڑ کر دھرتی سے نیلے آکاش کو چھو لو گے  
تب میں نے تمہیں اڑنے کیلئے جبریل سے مانگ کے پر بھی دیے  
جو رہے ادھر سے صدیوں تک سب خواب دم پورے کر ہی دیے  
اس پر بھی نہ پائی تم نے جبکہ احساس کی اُدنچی بستی میں  
کچھ اور ملی بے حسی تھیں کچھ اور گرے تم پستی میں  
معلوم نہ تھا اک دن تم پر اک ایسی گھڑی بھی آئے گی  
تم ردّ گئے اپنے ماضی کو اور دنیا، ہنس اُڑائے گی  
اس حال میں دیکھ کے میں تم کو خود شرمندہ ہو جاتا ہوں  
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

تم نے تو کہا تھا مانو گے ہر کہنا قاتلِ عظیم کا  
محسوس کرو گے سر پر سدا سایا ہر پایے پر چسپ کا  
لیکن اس پیائے قاتل کی جس روز سے آنکھیں بند ہوئیں  
سب وعدے ریت کا ڈھیر بنے سب تیرگیاں دو چند ہوئیں  
معلوم نہ تھا اتنی جلد ہی تم وعدوں سے پھر جاؤ گے  
آرام کے تیچھے بھاگو گے، آلام میں تم گھس جاؤ گے  
حیرت ہے کہ کُٹ پٹ کر بھی تمہیں بربادی کا احساس نہیں  
رکتے ہو سمندر کا دھوئے قطرہ بھی تمہارے پاس نہیں  
اب اس کے آگے کیا ہوگا جب سوچنا ہوں گھبراتا ہوں  
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

## یہ دن

یہ ہفتا مسکراتا دن، یہ گانا گنگنا تا دن  
جسے جذلوں سے ہم آراستہ ہر سال کرتے ہیں  
یہ دن وہ ہے، نہیں تھیں زبان جس کیسے کافی  
ہم اپنے وجدِ جاں سے اس کا استقبال کرتے ہیں

بڑھے صد سے زیادہ جب ستم تاریک اتوں کے  
ہوئے تب آخر شب کچھ اجالے مسرِ باں ہم پر  
اجالوں کے جلو میں آج کا دن اس طرح آیا  
کہ جیسے تن گیا ہو روشنی کا سائبان ہم پر  
سُنو اے سرزمینِ پاک کے ستاس با شندو:  
بڑی مشکل سے ہم نے روشنی کا تاج پہنا ہے  
لڑے تھے ہم کبھی جن سے بحکمِ قائدِ اعظم  
ہمیشہ ان اندھیروں سے ہمیں لٹتے ہی رہنا ہے

## زندہ باد اے وطن

زندہ باد اے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن  
ہم ترے پھول تو ہے چین — اے وطن — پیارے پیارے وطن  
زندہ باد اے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

تیری دھرتی چمکتی چمکتی رہے  
ہر نظر تجھ کو حیرت سے لگتی رہے  
گیت گائے ترا بانگپن — اے وطن — پیارے پیارے وطن  
زندہ باد اے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

دنگ ہے روشنی ہے محبت ہے تو  
اک نئی زندگی کی علامت ہے تو

امن و اخلاق تیرا چمن — اسے وطن — پیارے پیارے وطن  
زندہ باد اسے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

ہم تیرے تو ہمارا نگہبان ہے  
تیرے ہی نام سے اپنی پہچان ہے

ہم کہے عورت تیری لگن — اسے وطن — پیارے پیارے وطن  
زندہ باد اسے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے  
میری تیری صبح و شام ہے وطن کے نام سے  
کون سی نہیں ہے شے ترے لئے لکھے لئے  
سب کچھ اس وطن میں ہے تیرے لئے لکھے لئے  
اس وطن کے ایک ایک پھول میں وہ دنگ ہے  
جس کو دیکھ کر تمام کائنات دنگ ہے  
ہر بہار کا قیام ہے وطن کے نام سے  
میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے

اس وطن کی بخششوں سے ہے ہماری آبرو  
 اس وطن کے محسوسوں سے زندگی ہے خوبرو  
 اس وطن کے پانیوں میں ہیں خدا کی رحمتیں  
 اس وطن کے پرتوں سے پائیں ہم نے عظمتیں  
 تیرا میرا استراہم ہے وطن کے نام سے  
 میرا نام تیرا نام ہے وطن کے نام سے

جب تک تک پہ چاند تائے جگمگائیں گے  
 تب تک وطن کے سب نظارے مسکرائیں گے  
 لاکھ انقلاب آئیں آپے اس جہان میں  
 فرق آنے گا نہ کوئی اپنی آن بان میں  
 اس زمین کو دھام ہے وطن کے نام سے  
 میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے



ایک ہیں ہم زندگی بھر ایک رہنا ہے  
 اسے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

ایک ملت ایک ہے اپنا خدا  
 کرنا پائے گنا ہمیں کوئی جدا  
 زندگی کے ایک ہی دھارے میں بہنا ہے  
 اسے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے



ہو گئے جس روز سے یکساں ہم  
ایک دو بجے کی بنے پہچان ہم  
ایکٹا کا ہم نے سر پر تاج پہنا ہے !  
اے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

## عرفِ اول و آخر

کٹ رہی ہے زندگی آرام سے  
سج گئی یہ قوم تیرے نام سے  
اپنی پیاری قوم کا تو ہی تو گستاخ ہے  
اے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

محبتیں بہت سی ہیں اور ان کے مظاہر ان گنت۔ ماں باپ کی محبت، بہن بھائیوں کی محبت، سہیلیوں کی محبت اور کسی محبوبہ و لہذا کی محبت، یہ سب ایسی محبتیں ہیں جن سے انسان کا انسان سے براہ راست تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ ان محبتوں کو عروج حاصل ہوتا ہے تو انسانیت کے چہرے پر نکھار آ جاتا ہے اور انسان اپنے انسان ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے لیکن جن محبتوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان سے آگے بھی ایک ایسی محبت ہے جو باقی تمام محبتوں سے بلند اور ضروری تر ہے اور وہ ہے وطن کی محبت۔ یہ وہ محبت ہے جو کسی ملک کے باشندوں کو دل فروشی سے آگے لے جا کر سر فروشی کے میکانیزم کی زینت بنا دیتی ہے اور انہیں ایک ایسا ارفع و اعلیٰ جذبہ عطا کر دیتی ہے جو دنیا بھر کی محبتوں سے بہت بلند بنانے کا سبق دیتا ہے اور ایک محبِ وطن انسان وطن کی سٹی کو اپنے لہو سے لگاؤنگ کر کے اسے ہمیشہ کی توجہ و نازگی عطا کر دیتے پر ہمیشہ کر رہتا ہے۔

پہلے میں میری وہ تخلیقات شامل ہیں جو میں نے اپنے وطن کی سٹی سے محبت کے ثبوت میں کہی ہیں، میرا یہ کلام وطن کی ہر خوشی اور ہر ترقی کے ساتھ والہانہ رقص کرتا ہے۔ مجھے جب بھی کسی قومی ضرورت کا احساس ہوا ہے میں نے اپنے فرائض میں وطن کے گیت گائے ہیں انہیں بوجھل نہیں ہونے دیا کیونکہ میرے یہ گیت یہ نغمیں عوام کے لئے ہیں، جو خود بھی بہت آسان طبع ہوا کرتے ہیں اور اپنے لئے ان کی پسند بھی بہت آسان ہوتی

ہے، میرے کلام کو ایسے کلام کی ضرورت نہیں جو اس کے شاعر کی سمجھ میں تو آئے لیکن ایک عام شخص لوگوں سے اس کے معنی پوچھتا پھرے، میں نے آسان الفاظ بیان کیے ہیں تو سنا کہ اپنے گیتوں اور نظموں میں غنائیت کی اس کشش کو بھی اس کا پورا پورا احساس ہوا ہے جو ایک مصرع پڑھنے کے بعد قادی کو مجبور کرے کہ وہ دوسرا مصرع بھی پڑھے اور پھر پورے اشعار کو نوک زبان کر لے۔

جو شخص جس وطن میں رہتا ہے وہ اس کا سچا دل سے رکا دار ہے، پاکستان، پاکستان کا۔ ہندوستانی، ہندوستان کا۔ لیکن ان کا مسلک یہ نہیں ہونا چاہیے کہ پاکستانی ہندوستان کا دشمن ضرور ہو اور ہندوستانی پاکستان کی بڑی ضرور کائے۔ تمام مہذب ملکوں سے یہی توقع رہی ہے کہ وہ اپنے وطن کا تحفظ جان و دل سے کریں، لیکن دوسرے ملکوں کی سلامتی کو بھی اتنا ہی قابل احترام سمجھیں جتنا وہ اپنے ملکوں کی سلامتی کا احترام کرتے ہیں۔ سچی حب الوطنی ہمیشہ بقائے باہمی پر منتج ہوتی ہے۔

قتیل شفاؔ